



۵۔ سوراچ کا قیام

کیا آپ جانتے ہیں؟



جاگیر - جاگیر یعنی کسی علاقے کا محصول حاصل کرنے کا حق۔ حکمران جن لوگوں کو سردار بناتے تھے انھیں نقدی کی شکل میں تنخواہ نہ دیتے ہوئے اتنا بڑا علاقہ تفویض کر دیتے تھے کہ سرداروں کو تنخواہ کی رقم کے برابر پیداوار محصول سے حاصل ہو جاتی تھی۔

شاہ جی نہایت بہادر، اعلیٰ ہمت، ذہین اور عمدہ ماہر سیاست تھے۔ وہ عمدہ تیر انداز بھی تھے۔ اسی طرح وہ تلوار بازی، پٹا اور نیزہ بازی میں بھی طاق تھے۔ انھیں اپنی عوام سے بہت محبت تھی۔ انھوں نے مہاراشٹر، کرناٹک اور تمل ناڈو کے کئی علاقوں پر فتح حاصل کر لی تھی۔ جنوبی بھارت میں ان کا رعب قائم تھا۔ جب شیواجی مہاراج اور جیجابائی بنگلورو میں تھے تب شاہ جی نے شیواجی مہاراج کو ایک عمدہ حکمران بنانے کے لیے تعلیم دینے کا معقول انتظام کیا تھا۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ غیروں کی حکمرانی ختم کر کے سوراچ یعنی اپنی حکومت قائم کی جائے۔ اسی لیے انھیں سوراچ کے تصور کا بانی کہا جاتا ہے۔ انھوں نے شیواجی مہاراج اور جیجابائی کو اپنے قابل اعتماد اور جانناز ساتھیوں کے ساتھ بنگلورو سے پونہ روانہ کیا۔

ویرماتا جیجابائی : جیجابائی ضلع بلڈانہ کے سندھیڑ راجا کے معزز سردار لکھوجی راجے جادھو کی بیٹی تھیں۔ انھیں بچپن ہی سے مختلف علوم کے ساتھ فوجی تعلیم بھی دی گئی۔ شاہ جی مہاراج کا سوراچ کے قیام کا خواب پورا ہو اس لیے وہ ہمیشہ انھیں ترغیب دے کر ان کی مدد کرتی تھیں۔ وہ ایک ماہر اور اہل نظر سیاست داں تھیں۔ سوراچ قائم کرنے کے لیے انھوں نے ہمیشہ شیواجی مہاراج کی رہنمائی کی۔ وہ عوامی معاملات میں فیصلہ دینے کا کام بھی کرتی تھیں۔ وہ شیواجی مہاراج کی عمدہ تعلیم کے تعلق سے

سترھویں صدی کے پہلے نصف میں مہاراشٹر میں شیواجی مہاراج جیسی عہد ساز شخصیت کو عروج حاصل ہوا۔ انھوں نے نا انصافی کرنے والے حکمرانوں کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے سوراچ قائم کیا۔ شیواجی مہاراج شیکے ۱۵۵۱ء پھاگن ودیہ تریتی یعنی ۱۹ فروری ۱۶۳۰ء کو ضلع پونہ میں جنر کے نزدیک شیونیری قلعے میں پیدا ہوئے۔ ہم اس سبق میں سوراچ کے قیام کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

شاہ جی راجا: شیواجی مہاراج کے والد شاہ جی جنوبی

بھارت کے ایک معزز سردار تھے۔ مغلوں نے نظام شاہی پر قبضہ کرنے کی مہم کا بیڑہ اٹھایا۔ اس مہم میں بیجاپور کے عادل شاہ نے مغلوں کی مدد کی۔



شاہ جی راجے

شاہ جی چاہتے تھے کہ جنوبی بھارت میں مغل نہ ہوں اس لیے انھوں نے مغلوں کی مخالفت کرتے ہوئے نظام شاہی کو بچانے کی پوری کوشش کی۔ لیکن مغلوں اور عادل شاہی طاقت کے سامنے ان کی ایک نہ چلی۔ ۱۶۳۶ء میں نظام شاہی کا خاتمہ ہو گیا۔

نظام شاہی کے خاتمے کے بعد شاہ جی بیجاپور کے عادل شاہی دربار میں سردار بن گئے۔ عادل شاہ نے بھیمیا اور نیراندی کے کنارے پونہ، سوپا، چاکن اور انداپور کے پرگنے شاہ جی کی جاگیر میں برقرار رہنے دیے۔ عادل شاہ کی جانب سے شاہ جی کو کرناٹک میں بنگلورو اور اس کے آس پاس کے علاقے جاگیر میں عطا کیے گئے۔

کر کے دیکھیے



شیواجی مہاراج کے معاونین جیوا مہالا، تانا جی مالوسرے اور باجی پرہو دیشپانڈے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔



شاهی مہر

شاهی مہر: شیواجی مہاراج کی شاهی مہر کے مطالعے سے سوراج کے قیام کا مقصد واضح ہو جاتا ہے۔ اس شاهی مہر پر سنسکرت کے یہ دو مصرعے کندہ ہیں:

”پر تیپ چندر لیکھو وردھشو दर्शनं नन्दता
शाहसन्नुवा शिवो सैषा मद्रा भद्रराराजते“

یعنی ”شاہ جی کے بیٹے شیواجی کے عزم کا ثبوت چاندنی کی طرح مسلسل بڑھنے والی روشنی ہے جسے دنیا نے سلام کیا ہے۔ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے یہ مہر حکومت کو زیب دیتی ہے۔“

شاهی مہر پر موجود یہ قول کئی معنوں میں اہم ہے۔ شیواجی مہاراج نے اس قول کے ذریعے اپنے والد کے تئیں اپنی احسان مندی، سوراج کی مسلسل توسیع کا یقین، مہر کو عزت و احترام حاصل ہونے کا احساس، عوامی فلاح کا عہد اور اپنی سرزمین پر خود مختاری کے ساتھ حکومت کرنے کی ضمانت کا اظہار کیا ہے۔ اس چھوٹے سے قول میں سوراج کے قیام کا ہمہ جہت مفہوم سما گیا ہے۔

ہمیشہ بیدار رہتی تھیں۔
انھوں نے شیواجی
مہاراج میں صبر و تحمل،
سچائی، ذہانت، ہوشیاری،
ہمت، بے باکی، اسلحہ کا
استعمال، فتح کا عزم اور
سوراج کا خواب جیسی
خوبیاں پیدا کیں۔



ویرماتا جی بابائی

شیواجی مہاراج کے معاونین: شیواجی مہاراج نے سوراج کے قیام کا آغاز ماؤل کے علاقے سے کیا۔ اس وقت کا ماؤل آج کے پونہ ضلع کے مغربی اور جنوب مغربی علاقے پر مشتمل تھا۔ یہ پہاڑیوں، وادیوں اور دروں کا علاقہ تھا جو ناقابل عبور تھا۔ سوراج کے قیام کے لیے شیواجی مہاراج نے ماؤل کی جغرافیائی حالت کا استعمال نہایت مہارت کے ساتھ کیا۔ انھوں نے لوگوں کے دلوں میں اپنائیت اور اعتماد پیدا کیا۔ سوراج کے قیام کے سلسلے میں انھیں نہایت مخلص دوست اور معاون حاصل ہوئے۔ ان میں کچھ اہم نام یہاں کی، باجی پاسلکر، باپو جی مدگل، نزہیکر دیشپانڈے، برادران، کاؤ جی کونڈھا لکر، جیوا مہالا، تانا جی مالوسرے، کانہو جی جیدھے، باجی پرہو دیشپانڈے، دادا جی نرس پرہو دیشپانڈے وغیرہ کے ہیں۔ اپنے ان ساتھیوں کے بل بوتے پر شیواجی مہاراج نے سوراج کے قیام کی مہم کا بیڑہ اٹھایا۔

یاد رکھیے!



بارہ ماؤل: (۱) پون ماؤل (۲) ہرڈس ماؤل (۳) گنج
ماؤل (۴) پوڑ کھورے (۵) مٹھے کھورے (۶) مٹسے کھورے (۷)
کانڈ کھورے (۸) ویلوٹ کھورے (۹) روہڈ کھورے (۱۰) اندر
ماؤل (۱۱) نانے ماؤل (۱۲) کور بار سے ماؤل

شیواجی مہاراج کی پونہ کی جاگیروں میں سہیادری پہاڑی سلسلے کے دامن میں جو علاقہ ہے اسے ماؤل کھورے کہتے ہیں۔ انھیں بارہ ماؤل بھی کہا جاتا ہے۔



- اپنے ملک کی سرکاری مہر کا جائزہ لیجیے۔
- اس میں کون کون سی باتیں پائی جاتی ہیں؟
- سرکاری مہر کا استعمال کہاں کہاں کیا جاتا ہے؟

سوراج کے قیام کی پیش رفت : شیواجی مہاراج کی

جاگیر میں جو قلعے تھے وہ عادل شاہی کی عمل داری میں تھے۔ اس زمانے میں قلعوں کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ قلعے پر قبضہ کرنے کی وجہ سے آس پاس کے علاقوں پر قابو رکھنا آسان ہوتا تھا۔ جس کا قلعہ اس کی حکومت جیسی صورت حال ہوا کرتی تھی۔ شیواجی مہاراج نے ارادہ کیا کہ اپنی جاگیر کے قلعوں پر قبضہ حاصل کیا جائے۔ قلعوں پر قبضہ کرنے کے معنی یہ تھے کہ عادل شاہی حکومت کو لٹکا راجائے۔ انھوں نے تورنا، مئورومب دیو، کونڈانا اور پرندر کے قلعوں پر قبضہ کر کے سوراج کے قیام کی ابتدا کی۔ مئورومب دیو کے قلعے کی دوبارہ تعمیر کر کے انھوں نے اس کا نام 'راج گڑھ' رکھا۔ راج گڑھ ہی سوراج کی پہلی راجدھانی تھی۔



راج گڑھ کا قلعہ - پالی دروازہ

عادل شاہی فوج میں جاؤلی کے مورے، مدھول کے گھور پڑے اور ساونت واڑی کے ساونت جیسے سردار تھے۔ ان سرداروں نے سوراج کے قیام کی مخالفت کی۔ سوراج کے قیام کے لیے ان سرداروں پر قابو پانا ضروری تھا۔

جاؤلی پر قبضہ : ستاراضلع کے جاؤلی میں چندر راؤ مورے

عادل شاہی فوج کا ایک معتبر سردار تھا۔ اس نے سوراج کے قیام کی مخالفت کی۔ ۱۶۵۶ء میں شیواجی مہاراج نے جاؤلی پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں اپنی چوکی قائم کی۔ اس کے بعد رائے گڑھ بھی فتح ہو گیا۔ جاؤلی سے انھیں بے انتہا دولت ہاتھ آئی۔ اس فتح کے بعد کون کون میں ان کی پیش رفت میں اضافہ ہو گیا۔ انھوں نے جاؤلی کی وادی میں پرتاپ گڑھ قلعہ تعمیر کیا۔ اس فتح کی وجہ سے ان کی قوت میں ہر طرح سے اضافہ ہوتا چلا گیا۔

شیواجی مہاراج نے اس کے بعد کلیان اور بھیونڈی کے علاقے فتح کر لیے جس کی وجہ سے مغربی ساحل پر سدیوں، پرتگالیوں اور انگریزوں سے ان کا سابقہ پڑا۔ وہ اس بات کو سمجھ گئے کہ اگر ان حکومتوں سے ٹکر لینا ہے تو انھیں اپنا مضبوط بیڑہ تیار کرنا ہوگا۔ اس لیے انھوں نے بحری بیڑے کی تیاری پر توجہ دی۔

افضل خان کی سرکوبی : شیواجی مہاراج نے اپنی جاگیر اور اس کے آس پاس کے عادل شاہی علاقوں کے قلعوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ انھوں نے جاؤلی کے مورے سرداروں کی مخالفت کو پہلے ہی ختم کر دیا تھا۔ کون کی ساحلی پٹی پر سوراج کے قیام کی رفتار تیز ہو گئی۔ یہ تمام واقعات عادل شاہی کو لٹکارنے کے مترادف تھے۔ اس وقت عادل شاہی کا کام کاج بڑی صاحبین (صاحبہ) دیکھتی تھیں۔ ان کو محسوس ہوا کہ اب شیواجی مہاراج کا انتظام کرنا چاہیے۔ اس لیے انھوں نے عادل شاہی کے طاقتور اور تجربہ کار سردار افضل خان کو شیواجی مہاراج پر چڑھائی کرنے کے لیے کہا۔ افضل خان بیجاپور سے وائی آئے۔ انھیں وائی کے علاقے سے اچھی خاصی واقفیت تھی۔ وائی کے نزدیک پرتاپ گڑھ قلعے کے دامن میں ۱۰ نومبر ۱۶۵۹ء کو شیواجی مہاراج اور افضل خان کی ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات کے دوران افضل خان نے شیواجی مہاراج کو فریب دینے کی کوشش کی جس کی وجہ سے شیواجی مہاراج نے افضل خان کو ہلاک کر دیا اور یوں انھوں نے عادل شاہی فوج کی سرکوبی کی۔



افضل خان کے قتل کے بعد شیواجی مہاراج نے لڑائی میں زخمی ہونے والے سپاہیوں کو معاوضہ دیا۔ جنھوں نے اس لڑائی میں اچھی کارکردگی دکھائی انھیں انعامات دیے گئے۔ افضل خان کی فوج کے جو سپاہی ان کے ہاتھ لگے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔

سیدی جوہر کا حملہ :

افضل خان کی سرکوبی کے بعد شیواجی مہاراج نے عادل شاہی حکومت سے وسنت گڑھ، پنہالا اور کھیلنا کے قلعے جیت لیے۔ کھیلنا کے قلعے کو انھوں نے وسنت گڑھ نام دیا۔

شیواجی مہاراج پر قابو پانے کے لیے عادل شاہ نے ۱۶۶۰ء میں صوبہ کرنول کے سردار سیدی جوہر کو چڑھائی کے لیے بھیجا اور انھیں صلابت خان کا خطاب عطا کیا۔ سیدی جوہر کی مدد کے لیے رستم زماں، باجی گھور پڑے اور افضل خان کا بیٹا فضل خان ساتھ تھے۔ ان حالات میں شیواجی مہاراج نے پنہالا کے قلعے میں پناہ لی۔ سیدی جوہر کی فوج تقریباً پانچ مہینے تک پنہالا کے قلعے کا محاصرہ کیے رہی۔ شیواجی مہاراج کے لیے اس محاصرے سے باہر نکلنا مشکل ہو گیا تھا۔ نیتاجی پاکر نے باہر سے سیدی جوہر پر حملہ کر کے محاصرہ ختم کرنے کی کوشش کی لیکن فوج کی قلیل تعداد کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو پایا۔ سیدی جوہر کے محاصرہ ختم کرنے کی کوئی علامات دکھائی نہیں دے رہی تھیں، اس لیے شیواجی مہاراج نے سیدی جوہر سے بات چیت شروع کی۔ اس بات چیت کی وجہ سے پنہالا کے محاصرے میں تھوڑی نرمی پیدا ہو گئی۔ شیواجی مہاراج کو محاصرے کی اس نرمی کا فائدہ حاصل ہوا۔ اسی دوران اس موقع پر شیوا کا شند نامی بہادر نوجوان نے پہل کی۔ وہ شکل و صورت سے شیواجی مہاراج کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کی شباهت اختیار کی اور پاکلی میں بیٹھ گئے۔ پاکلی صدر دروازے سے باہر نکلی۔ سیدی کے فوجیوں نے اس پاکلی کو روک لیا۔ اس نازک موقع پر شیوا کا شند نے سوراج کے لیے اپنی جان

کی قربانی پیش کی۔ اس درمیان شیواجی مہاراج دوسرے دشوار گزار راستے کے ذریعے قلعے سے باہر نکل گئے۔ ان کے ساتھ باجی پر بھودیشپانڈے، باندل دیشکھ اور کچھ منتخب سپاہی تھے۔

شیواجی مہاراج پنہالا کے محاصرے سے نکل کر وسنت گڑھ کی طرف چلے گئے۔ سیدی جوہر کو اس بات کا علم ہوا۔ اس کی فوج نے شیواجی مہاراج کا پیچھا کیا۔ شیواجی مہاراج نے سیدی جوہر کے فوجیوں کو وسنت گڑھ کے نیچے ہی روکنے کی ذمہ داری باجی پر بھودیشپانڈے کو سونپی۔ باجی پر بھو نے گجاپور کے نزدیک گھوڑ کھنڈی کے مقام پر سیدی جوہر کی فوج کو روک لیا۔ باجی پر بھو نے بہادری سے مقابلہ کیا لیکن وہ اس مہم میں کام آ گئے۔ باجی پر بھو کی فوج نے سیدی جوہر کی فوج کو روک رکھنے کی وجہ سے شیواجی مہاراج کے لیے وسنت گڑھ تک پہنچنا ممکن ہو پایا۔ وسنت گڑھ کی طرف جاتے ہوئے انھوں نے عادل شاہی سرداروں پالون کے دلوئی اور سرنگار پور کے سُر وے کی مخالفت کو بھی ختم کر دیا۔ جس کے بعد شیواجی مہاراج خیریت کے ساتھ وسنت گڑھ پہنچ گئے۔

جس وقت شیواجی مہاراج پنہالا کے قلعے میں محصور تھے اسی دوران دہلی کے تخت سے اورنگ زیب نے مغل سردار شائستہ خان کو جنوبی بھارت کی مہم پر روانہ کیا۔ انھوں نے پہلے بھی پونہ پر حملہ کیا تھا۔ اس وقت عادل شاہی حکومت کے ساتھ شیواجی مہاراج کی لڑائی جاری تھی۔ ایسے وقت شیواجی مہاراج کے ذہن میں یہ بات آئی کہ ایک ہی وقت میں دو دشمنوں سے لڑنا مناسب نہیں ہوگا۔ اس لیے وسنت گڑھ پہنچ کر شیواجی مہاراج نے عادل شاہ کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔ اس معاہدے کے تحت انھیں پنہالا کا قلعہ عادل شاہ کو واپس کرنا پڑا۔

یہاں سوراج کے قیام کا ایک مرحلہ مکمل ہوا۔



(۱) گروہ میں شامل نہ ہونے والا لفظ تلاش کر کے لکھیے :

- ۱۔ پونہ ، سوپا ، چاکن ، بنگورو
- ۲۔ پھلٹن کے جادھو ، جاؤلی کے مورے ، مدھول کے گھور پڑے ، ساونت واڑی کے ساونت
- ۳۔ تورنا ، مؤرومب دیو ، سینھ گڑھ ، سندھودرگ

(۲) آئیے لکھیں :

- ۱۔ جیجا بانی نے شیواجی مہاراج کو جن باتوں کی تعلیم دی اس کی تفصیل لکھیے۔
- ۲۔ شیواجی مہاراج نے ماول کے علاقے سے سوراج کے قیام کی ابتدا کی۔

(۳) شیواجی مہاراج کے ساتھیوں اور معاونین کی فہرست بنائیے۔



(۴) تلاش کر کے لکھیے :

- ۱۔ شاہ جی کو سوراج کے تصور کا بانی کیوں کہا جاتا ہے؟
- ۲۔ شیواجی مہاراج نے بحری بیڑے کی تیاری پر توجہ کیوں دی؟
- ۳۔ شیواجی مہاراج نے عادل شاہ کے ساتھ معاہدہ کیوں کر لیا؟

سرگرمی :

- ۱۔ آپ نے جو قلعہ دیکھا ہو اس کی تفصیل بیان کیجیے اور تاریخی عمارات کے تحفظ کے لیے تدابیر تجویز کیجیے۔
- ۲۔ کسی کھیت کا 'سات بار' (۱۲/۷) حاصل کیجیے اور سبق میں دیے ہوئے الفاظ سے اس کا تعلق سمجھنے کی کوشش کیجیے۔



پنہالا کا قلعہ - تین دروازہ